سوال

(896) وِتروں میں دعا کس طرح پڑھنی چاہئے تکبیر کہہ کر یا بغیر تکبیر کے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وِتر میں دعا کس طرح پڑھنی چاہئے تکبیر کہہ کر یا بغیر تکبیر کے اور دُعاء ہاتھ اٹھا کر کرنی چاہئے یا چھوڑ کر یا سینے پر باندھ کر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعاقنوت سے قبل تکبیر کی بابت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شئی ثابت نہیں۔ البتہ امام محمد بن نصر مروزی کی کتاب ''الوتر'' (ص:۲۲۹) میں بعض آثار واقوال ایسے ملتے ہیں، جو جواز پر دلالت کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا اثبات بھی مشکوک ہے۔ لہٰذا اصل یہی ہے، کہ تکبیر نہ کہی جائے۔ بالخصوص ''رفع الأیدی'' میں تکبیرِ تحریمہ کی طرح کا انداز، جسے حنفیہ اختیار کرتے ہیں، اس کی تو کوئی اصل ہی نہیں۔

نمازی قبل از رکوع دعا کی صورت میں چونکہ اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے، رب کے حضور کھڑا ہوتا ہے، اس لیے دعا بھی اسی حالت میں ہونی چاہیے اور جہاں تک ''دعاِ قنوت'' میں ہاتھ اٹھانے کا تعلق ہے، سو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں۔ البتہ امام محمد بن نصر مروزی کی کتاب ''الوتر'' (ص:۲۳۰) میں کئی ایک آثار واقوال ایسے موجود ہیں، جو جواز پر دال ہیں۔ صاحب ''تحفۃ الأحوذی'' اور صاحب ''المرعاۃ'' اور علامہ حسین بن محسن انصاری ''مجموعہ فتاویٰ'' (ص:۱۶۰) میں، اور اسی طرح شیخنا محدث روپڑی رحمہ اللہ ''فتاویٰ اہلِ حدیث'' (۲/۲۹۲) میں ''رفع الأیدی'' کے جواز کے قائل ہیں۔ ان کا استدلال اس بات سے ہے کہ ''رفع الأیدی'' آداب دعا سے ہے۔ پھر ''قنوتِ نازلہ'' پر قیاس کیا ہے۔ مزید آنکہ بعض آثار بھی اس کے مؤید ہیں۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ''التلخیص'' میں اُسوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافی قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود یہ بات مُسَلَّمہ ہے، کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی واضح نص موجود نہیں، جو موضوع ہذا پر فیصلہ کُن ہو۔ لہٰذا اصل عدمِ رفع (ہاتھ نہ اٹھانا) ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :750

محدث فتویٰ